بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خطبہ جمعہ

حوضِ رسول ﷺ اور سنت سے وفاداری

۱۷ جولائی ۲۰۲۶ء

خطبہ مسنونہ

إنَّ الْحَمْدَ لِلَّهِ، نَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ، وَنَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا، مَنْ يَهْدِهِ اللَّهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ، وَمَنْ يُضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تُقَاتِهِ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ﴾

بے شک تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں، ہم اس کی حمد کرتے ہیں، اس سے مدد مانگتے ہیں اور اس سے مغفرت طلب کرتے ہیں۔ ہم اپنے نفسوں کی برائیوں اور اپنے اعمال کی خرابیوں سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں۔ جسے اللہ ہدایت دے اسے کوئی گمراہ نہیں کر سکتا، اور جسے وہ گمراہ کرے اسے کوئی ہدایت نہیں دے سکتا۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اس کے بندے اور رسول ہیں۔

اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو جیسا کہ اس سے ڈرنے کا حق ہے، اور تمہاری موت اس حال میں آئے کہ تم مسلمان ہو — سورۃ آل عمران:۱۰۲

حدیث – راوی: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ

موطأ امام مالک، مسند امام احمد

امام مالک نے اپنی موطأ میں اور امام احمد نے اپنی مسند میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن بقیع تشریف لے گئے، آپ نے اہلِ بقیع پر سلام کیا، پھر فرمایا: کاش میں اپنے بھائیوں کو دیکھ لیتا۔ ایک صحابی نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا ہم آپ کے بھائی نہیں؟ آپ نے فرمایا: تم میرے صحابہ ہو، اور میرے بھائی وہ لوگ ہیں جو ابھی تک نہیں آئے، اور میں حوض پر ان کا پیش رو ہوں گا۔ ان میں سے کسی نے کہا: یا رسول اللہ! آپ انہیں کیسے پہچانیں گے حالانکہ آپ نے انہیں دیکھا ہی نہیں؟ آپ نے فرمایا: کیا خیال ہے، اگر کسی شخص کے پاس سفید پیشانی اور سفید پاؤں والے گھوڑے ہوں، جو سیاہ گھوڑوں کے درمیان ہوں، تو کیا وہ انہیں نہیں پہچانے گا؟ صحابہ نے عرض کیا: کیوں نہیں، یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا: پس میں انہیں وضو کے آثار سے چمکتی ہوئی پیشانیوں اور ہاتھ پاؤں والے پہچان لوں گا۔ خبردار! کچھ لوگوں کو میرے حوض سے ہٹا دیا جائے گا، جس طرح بھٹکا ہوا اونٹ ہانک کر دور کیا جاتا ہے، میں پکاروں گا: آؤ، آؤ! تو کہا جائے گا: آپ نہیں جانتے کہ انہوں نے آپ کے بعد کیا کیا تبدیلیاں کیں۔ تو میں کہوں گا: دور ہو جاؤ، دور ہو جاؤ، دور ہو جاؤ۔

اے اللہ کے بندو! آپ دیکھ رہے ہیں کہ اس حدیث کا پہلا حصہ خوشی اور بشارت والا ہے، جبکہ دوسرا حصہ خوف اور تنبیہ پر مشتمل ہے۔ پہلا حصہ ہم جیسے لوگوں کے لیے تسلی ہے، جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے، آپ کے مشتاق رہے اور آپ سے محبت کی، مگر ان کی آنکھیں آپ کے دیدار سے محروم رہیں۔ یہی ہماری تسلی ہے کہ رسول اللہ ہمارے بارے میں یہ فرما رہے ہیں۔ ہماری تسلی یہ ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمارے لیے اشتیاق کو سنیں۔ اور مجھے امید اور آرزو ہے کہ میں اور آپ سب ان بھائیوں میں شامل ہوں جنہیں آپ نے محبوب رکھا، جن کے لیے آپ کا دل تڑپا اور جن کو دیکھنے کی آپ نے تمنا کی۔ یہی ہماری تسلی ہے۔ اور میں اللہ سبحانہ و تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ ہمیں اپنے مضبوط قول کے ساتھ ثابت قدم رکھے، اس دن تک جب ہم اللہ کے حضور کھڑے ہوں گے، جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارا استقبال کریں گے، اور ہم انہی سفید پیشانی اور ہاتھ پاؤں والوں میں سے ہوں گے، جیسا کہ آپ نے بیان فرمایا۔

رہا دوسرا خوفناک اور تنبیہ والا حصہ، تو وہ آپ کا یہ فرمان ہے: خبردار! کچھ لوگوں کو میرے حوض سے ہٹا دیا جائے گا، میرے حوض سے دور کر دیا جائے گا، جس طرح بھٹکا ہوا اونٹ ہانک کر دور کیا جاتا ہے، میں پکاروں گا: آؤ، آؤ! تو کہا جائے گا: آپ نہیں جانتے کہ انھوں نے آپ کے بعد کیا کیا تبدیلیاں کیں۔ وہ آپ کی شریعت کے امانت دار نہیں رہے، وہ آپ کی ہدایت پر عمل میں سچے نہیں رہے، انہوں نے بدل ڈالا اور تبدیل کر ڈالا۔ وہ اللہ عز و جل کی مقرر کردہ اور آپ کی پہنچائی ہوئی بہت سی باتوں سے تنگ آ گئے، ان کے قائم رہنے اور جاری رہنے سے اکتا گئے، وہ ترقی چاہتے تھے، وہ ان بہت سے احکام کو بدلنا چاہتے تھے جو اللہ عز و جل نے خاندان کی حفاظت کے لیے مقرر کیے تھے، وہ ان بہت سے احکام کو بدلنا اور تبدیل کرنا چاہتے تھے جو اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے ایک صحیح، مضبوط اور خوشحال – نہ کہ مشقت والی – معیشت کی حفاظت کے لیے مقرر کیے تھے۔ انہوں نے بدل ڈالا۔ انہوں نے عبادات کو دیکھا تو ان سے اکتا گئے۔ وہ ویسے ہی تھے جیسا اللہ عز و جل نے ان کے بارے میں فرمایا:

سورۃ مریم - آیت ۵۹

﴿فَخَلَفَ مِنْ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ أَضَاعُوا الصَّلَاةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهَوَاتِ فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا﴾

پھر ان کے بعد ایسے ناخلف آئے جنہوں نے نماز ضائع کی اور خواہشات کی پیروی کی، سو عنقریب وہ گمراہی (کی سزا) سے دوچار ہوں گے

یہ لوگ جنہوں نے بدلا اور تبدیل کیا کیونکہ وہ پرانی چیز سے اکتا گئے تھے اور ترقی و تبدیلی کے خواہاں تھے، انہیں کل رسول اللہ کے حوض سے دور کر دیا جائے گا۔ پیاس ان کے حلق اور گلے پکڑ لے گی، اور تکلیف انہیں دم گھٹنے کے قریب کر دے گی۔ وہ میٹھے پانی کی چمک دیکھیں گے مگر اس سے دور کر دیے جائیں گے، کیونکہ انہوں نے دنیا میں رہتے ہوئے خود کو اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے راستے اور اس کی شریعت کے سرچشمے سے دور کر لیا تھا۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیان فرما رہے ہیں کہ وہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی رحمت سے کیسے دور کیے جائیں گے، اور یہ اس پہلی نسل کے بالکل برعکس ہیں جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لانے کے بعد اللہ کی شریعت کے امانت دار رہے، اور جانتے تھے کہ یہ شریعت کسی انسان کی اپنی ایجاد نہیں اور نہ ہی کسی قانون ساز نے اسے اپنی مرضی سے گھڑا ہے، بلکہ یہ ایک وحی ہے جو الوہیت کی بلندیوں سے ان پر نازل ہوئی۔ وہ اس کے امانت دار رہے، اس کی حفاظت کرتے رہے، انہوں نے اسے نہیں بدلا – وہ لوگ جن کے بارے میں اللہ نے فرمایا:

سورۃ الاحزاب - آیت ۲۳

﴿مِنَ الْمُؤْمِنِينَ رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللَّهَ عَلَيْهِ فَمِنْهُمْ مَنْ قَضَى نَحْبَهُ وَمِنْهُم مَنْ يَنْتَظِرُ وَمَا بَدَّلُوا تَبْدِيلًا﴾

مومنوں میں سے کچھ مرد ایسے ہیں جنہوں نے اللہ سے کیے ہوئے عہد کو سچ کر دکھایا، پس ان میں سے کوئی اپنی نذر پوری کر چکا اور کوئی انتظار میں ہے، اور انہوں نے (اپنے عہد میں) کوئی تبدیلی نہیں کی

انہوں نے اس شریعت میں ذرا بھی تبدیلی نہیں کی جس پر اللہ عزوجل نے انہیں امین بنایا تھا۔

اے اللہ! ہمارے اعمال کو خالص اپنی رضا کے لیے بنا، اور ہمیں ان لوگوں میں شامل فرما جو تیری شریعت پر قائم رہیں اور اس میں کوئی تبدیلی نہ کریں، یہاں تک کہ ہم تجھ سے جا ملیں۔ آمین۔